روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 17 مئی 2011ء 13 جمادی الثانی 1432 ہجری 17 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 112

نفس کو پاک کرنے کی جزا

یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے اس (تقویٰ) کو پروان چڑھایا اور نامراد ہوگیا جس نے اسے مٹی میں گاڑ دیا۔

(سورۃ الشمس آیات 11,10)

یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جو پاک ہوا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔

(سورۃ الاعلیٰ آیات 16,15)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو جو بشارات دی تھیں ان کو پورا بھی کر رہا ہے ہر روز جماعت ترقی کر رہی ہے

حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تعلق میں ہر ایک بدی سے بچو

نماز تمام دعاؤں کی کنجی ہے۔ خدا کا قرب دیتی اور خدا سے تعلق جوڑتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 رمئی 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 مئی 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے ان پیشگوئیوں کا تذکرہ فرمایا جن میں احمدیت کے پیغام کا ساری دنیا میں پھیلنے کا خدائی وعدہ بیان ہوا ہے اور احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے افراد میں حضرت مسیح موعود کے مقام کے بارے میں بڑی وضاحت موجود ہے۔ پاکستان، انڈونیشیا اور دوسرے کئی ممالک میں احمدیوں کو مشکلات کا صرف اس لئے سامنا ہے کہ وہ احمدی ہیں۔ یہ قربانیاں اور احمدیوں کا استقلال بتا رہا ہے کہ احمدیوں میں مداہنت یا کمزوری نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بڑی وضاحت کے ساتھ اپنے مقام کے متعلق تحریرات وارشادات میں تذکرہ کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں بھی خطبات میں اس مقام کو واضح کرتا رہا ہوں۔ اس لئے کسی احمدی کے دل میں کوئی انقباض نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے بعد حضور انور نے بعض دلائل اور براہین سے آپ کے بلند مقام کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت کے بعد ایک تبدیلی کا پیدا ہونا بھی ضروری ہے۔ بلکہ تبدیلی کے واقعات ہو رہے ہیں۔ احمدی بیعت کے بعد خود میں بھی تبدیلی محسوس کرتا ہے اور دوسرے بھی اس انقلاب کو محسوس کرتے ہیں اور اعمال میں بہتری پیدا ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ نئے اور پرانے تمام احمدیوں کو اگر حضرت مسیح موعود کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی برکات میں سے حصہ لینا ہے تو اپنے اعمال میں ایک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج جماعت کے غلبہ کے جو ہتھیار خدا تعالیٰ نے احمدی کو عطا کئے ہیں ان کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ وہ ہتھیار یہ ہیں۔ استغفار و توبہ، دینی معلومات میں واقفیت پیدا کرنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دلوں میں پیدا کرنا، اور پانچوں وقت کی نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔ ان کے بیان کے بعد حضور انور نے ہر ایک کے متعلق قرآن، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں تشریح و تفصیل سے آگاہ فرمایا۔ کہ نماز تمام دعاؤں کی کنجی ہے اس کو سنوار کر اور اپنے وقت پر پڑھنا چاہئے۔ اسی کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور نماز ہی خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد بھی ادا کرنے چاہئے اور اس کے تعلق میں ہر بدی سے رکنا چاہئے۔ یہی عمل ہے جو زندگی میں انقلاب پیدا کرتا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعض ایسی پیشگوئیوں کا تذکرہ فرمایا جن میں خدا تعالیٰ نے احمدیت کے غلبے کی بشارات دی ہیں ان کے ذکر کے ساتھ حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ پیغام ساری دنیا میں پھیل جائے گا لیکن آج ایم ٹی اے کی برکت سے دنیا کے ہر کونے میں یہ پیغام ہر روز پہنچ رہا ہے۔ خدا خوابوں کے ذریعہ بھی سعید لوگوں کی راہنمائی فرما رہا ہے اور ہر دن جو جماعت احمدیہ پر چڑھتا ہے۔ ہم ان الٰہی بشارات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کامیابی کے حصول کیلئے اور اس میں اپنا حصہ ڈالنے کیلئے ہمیں بھی کوشش کرنی ہوگی۔ اپنے اندر تبدیلی کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کی اہم ذمہ داری اور فرض کو بھی احسن رنگ میں ادا کرنا ہوگا صرف وعدوں پر یقین ہی نہیں رکھنا بلکہ ایسے پروگرام بھی مرتب کرنا ہے جس سے یہ فرض ادا کرنا چاہئے اور مخالفت سے گھبرانا نہیں کیونکہ مخالفت بھی بعض سعید فطرت لوگوں کو اس طرف متوجہ کر رہی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ قریب آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس طرف پھیر رہا ہے اور ضرور اسی سے قطرات محبت ٹپکیں گے۔ اس لئے ایمان میں پختگی پیدا کرو، عبادتوں کو سنوارو، تعلق باللہ کو بڑھاؤ۔ اشاعت دین میں ممد و معاون بنیں تاکہ ہماری نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بن جائیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم راشد لطیف راشدی صاحب (یہ جو حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کے پوتے ہیں) مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ، مکرم مظفر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ اور تین بچوں کی وفات پر ان کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

داخلہ جامعہ احمدیہ

جن طلباء نے میٹرک کا امتحان دے دیا ہے اور وہ جامعہ احمدیہ میں داخلے کے خواہشمند ہیں ان کو چاہئے کہ بلا تاخیر اپنی درخواست برائے داخلہ اپنے اور والد/سرپرست کے دستخطوں اور مکرم امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں۔

درخواست مکمل کرنے کیلئے حسب ذیل امور ضروری ہیں۔

نام، تاریخ پیدائش، تصویر، ولدیت، مکمل پتہ، فون نمبر، تعلیم اور اگر واقف نو ہے تو اس کا حوالہ نمبر دیا جائے۔

میٹرک پاس امیدوار کیلئے زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 17 سال اور ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد 19 سال ہے۔

جو طلباء ایف اے کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں وہ بھی ابھی سے اپنی درخواست اپنے اور والد/سرپرست کے دستخطوں اور مکرم امیر/صدر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ بھجوا دیں جس میں مندرجہ بالا کوائف کے علاوہ فرسٹ ائیر کے نمبر بھی لکھے جائیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ضرورت کمپیوٹر پروفیشنل

مجلس انصاراللہ پاکستان کو اپنے دفاتر کے کاموں کو کمپیوٹرائز کرنے کیلئے ایک کمپیوٹر پروفیشنل کی ضرورت ہے جس کی تعلیمی قابلیت کمپیوٹر سائنس یا متعلقہ فیلڈ میں BS یا M.Sc ہونی چاہئے۔ اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف اور تصدیق مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کے نام لکھ کر دفتر انصاراللہ پاکستان میں 25 مئی 2011ء تک بھجوادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم حکمرانوں کو بھی یہی کہتا ہے کہ اپنے اقتدار پر تکبر کرکے ملک میں فساد پیدا نہ کرو۔ عوام کے حقوق تلف نہ کرو

امیر اور غریب کے فرق کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ عوام میں بے چینی پیدا ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں پھر بغاوت کے حالات پیدا ہوں

احادیث نبویہ میں اولی الامر اور حکمرانوں کے غلط رویّوں کے باوجود مومنوں کو صبر اور اطاعت اولی الامر کی تلقین کی گئی ہے

قرآن مجید، احادیث نبوؐیہ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے موجودہ عالمی حالات میں احمدیوں کو ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچنے اور دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی نہایت اہم تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اپریل 2011ء بمطابق یکم شہادت 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

چند جمعہ پہلے فروری کے آخری جمعہ میں میں نے خطبہ میں عالم اسلام کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے احمدی کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں، طاقت نہیں ہے، مسلمان ملکوں کے بادشاہوں تک کھل کر براہ راست آواز نہیں پہنچا سکتے کہ انہیں سمجھائیں کہ تم اپنے بادشاہ ہونے یا حکمران ہونے کا صحیح حق ادا کرو۔ چند جگہوں پر ہو سکتا ہے کسی ذریعہ سے آواز پہنچ جائے لیکن واضح پیغام پہنچ سکے کہ نہ، یہ علم نہیں۔ بہر حال یہ میں نے اس لئے کہا تھا کہ احمدی جو دعا پر یقین رکھتے ہیں انہیں دعا کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان حکمرانوں کو عقل دے اور یہ اسلامی ممالک ہر قسم کی شکست و ریخت سے بچ جائیں۔ اسی طرح عوام کو بھی پیغام تھا کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور اپنے ملکوں کو شدت پسندوں کی یا غیروں کی جھولی میں نہ گرائیں۔ بہرحال میں اس خطبہ میں ان ملکوں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی دوبارہ پیغام دیتا ہوں، پہلے بھی پیغام دیا تھا کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور جس حد تک دونوں طرف کو یہ عقل دلا سکتے ہیں دلائیں کہ شدت پسندی کسی مسئلے کا حل نہیں ہے اور جو سب سے بڑا ہتھیار ہے وہ دعا ہے۔ احمدیوں کی اکثریت نے اس پیغام کو سمجھ لیا تھا اور اللہ کے فضل سے احمدی تو عموماً اس توڑ پھوڑ میں حصہ نہیں لیتے۔ اس لئے انہوں نے عموماً نہ فساد میں حصہ لیا، نہ جنگ و جدل میں حصہ لیا۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کے ذہنوں میں سوال اٹھتے ہیں کہ ہم جابر اور ظالم حکمران کے خلاف یا اس کی غلط پالیسیوں کے خلاف کس حد تک صبر دکھائیں؟ کیا ردّعمل ہمارا ہونا چاہئے؟ یا بعض افریقن ممالک میں انتقال اقتدار میں روکیں ڈالنے والوں کے خلاف کیا ردّعمل ہونا چاہئے؟ مثلاً جس طرح آئیوری کوسٹ میں ہو رہا ہے کہ اقتدار منتقل نہیں ہو رہا اور کس حد تک احمدیوں کو باقی عوام کے ساتھ مل کر اس شدت پسندی میں شامل ہونا چاہئے جس کا ردّعمل عوام دکھا رہے ہیں۔ یا حکومت کے خلاف جلوسوں میں شامل ہونا چاہئے۔ کیونکہ بعض پڑھے لکھے ہوئے بھی میرے پیغام کی روح کو نہیں سمجھے تھے اور سوال کرتے رہتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ دوٹوک جواب چاہتے ہیں کہ ہم پر یہ واضح کریں کہ ہم سختی سے اپنے حق کو حاصل کرنے کی مہم میں حصہ لے سکتے ہیں یا نہیں؟ اور کس حد تک ظلموں کو برداشت کریں۔ اس سلسلے میں میں نے جو عرب ممالک ہیں یا افریقن عربی بولنے والے جو ممالک ہیں اور جنہیں ہمارا عربک ڈیسک ڈیل کرتا ہے، اُن کے بارہ میں عربک ڈیسک کے ساتھ اور ہانی طاہر صاحب کے ساتھ میٹنگ کی تھی۔ انہیں بڑا واضح طور پر، بڑا تفصیلی طور پر سمجھایا تھا کہ ان حالات میں ایک احمدی کا ردّعمل اور کردار کیا ہونا چاہئے؟ دونوں طرف کے اچھے اور بُرے پہلو کیا ہوں گے؟ اس طرف ہمیں نظر رکھنی چاہئے اور پھر یہی میں نے کہا تھا کہ یہ باتیں قلمبند کرکے جو بھی متعلقہ ملک ہیں یا ہمارے وہ لوگ جن کا ان سے رابطہ رہتا ہے اُن تک یہ پہنچائیں تا کہ احمدی کو حقیقی صورت حال کی سمجھ آ جائے۔

لیکن بعض خطوط اور سوالات سے مجھے لگتا ہے کہ بعض لوگوں کو جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر جس کی بنیاد قرآن اور حدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات پر ہے اُس کی واضح طور پر سمجھ نہیں آئی۔ اسے واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نے اس بارہ میں کچھ مواد جمع کروایا ہے، کچھ باتیں اکٹھی کی ہیں جو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر قسم کے ابہام دور ہو جائیں۔

سب سے بنیادی چیز قرآنِ کریم ہے۔ اس میں بھی ہمیں دیکھنا ہے کہ قرآنِ کریم حکمرانوں کے ساتھ تعاون اور اطاعت کے بارے میں کیا حکم دیتا ہے۔ پھر یہ کہ عمومی فسادات میں ایک (۔) کا ردّعمل کیا ہونا چاہئے۔ کس حد تک اُس کو اپنا حق لینے کے لئے حکومت کے خلاف مہم میں حصہ لینا چاہئے۔ پھر احادیث کیا کہتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے کیا ارشاد فرمایا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ .... (النحل: 91) یہ حصہ آیت جو ہے ہم ہر جمعہ کو عربی خطبہ میں پڑھتے ہیں اور اس کے معنے یہ ہیں کہ ہر قسم کی بے حیائی، ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے تمہیں اللہ تعالیٰ روکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ''بَغْی'' کے لفظ کی وضاحت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''بَغْی اس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کر دے''۔ فرمایا ''حقِ واجب میں کمی رکھنے کو بَغی کہتے ہیں اور یا حقِ واجب سے افزونی (زیادتی) کرنا بھی بَغی ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 354۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

تو یہ ہے قرآنِ کریم کے احکامات کی خوبصورت تعلیم کہ ہر پہلو اور ہر طبقے کے لئے حکم رکھتا ہے۔ اس حکم میں یہ خیال نہیں آ سکتا کہ ایک طبقے کو حکم ہے اور دوسرے طبقے کو نہیں ہے۔ اس آیت کی مکمل تفسیر تو اس وقت بیان نہیں کر رہا، صرف بغاوت کے لفظ کی ہی وضاحت کرتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے، حقِ واجب میں کمی کرنے اور حقِ واجب میں زیادتی کرنے دونوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے۔ یعنی جب حاکم اور محکوم کو حکم دیا جاتا ہے تو دونوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا جاتا ہے۔ نہ حاکم اپنے فرائض اور اختیارات میں کمی یا زیادتی کریں، نہ عوام اپنے فرائض میں کمی یا زیادتی کریں۔ اور جو بھی یہ کرے گا اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے والا ہو گا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑنے والا پھر خدا تعالیٰ کی گرفت میں بھی آ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔ پس آج کل چونکہ عوام حکومتوں کے خلاف سختی سے قدم اٹھانے کا جوش رکھتے ہیں اس لئے عوام کی حد تک آج بات کروں گا۔ اس بارے میں کئی احادیث ہیں جو حکمرانوں کے غلط رویے کے

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

باوجود عوام الناس کو، مومنین کو صبر کی تلقین کا حکم دیتی ہیں۔

بخاری کتاب الفتن کا ایک باب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یوں فرمانا کہ تم میرے بعد ایسے ایسے کام دیکھو گے جو تم کو بُرے لگیں گے۔ اور عبد اللہ بن زید بن عامر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے یہ بھی فرمایا: تم ان کاموں پر حوضِ کوثر پر مجھ سے ملنے تک صبر کئے رہنا۔ زید بن وہب نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ تمہاری حق تلفی کر کے دوسروں کو ترجیح دی جارہی ہے۔ نیز ایسی باتیں دیکھو گے جن کو تم بُرا سمجھو گے۔ یہ سن کر صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: اُس وقت کے حاکموں کو اُن کا حق ادا کرو اور تم اپنا حق اللہ سے مانگو۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ سترون بعدی اموراً تنکرونہا حدیث نمبر 7052)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے امیر کی کسی بات کو ناپسند کرے تو اُس کو صبر کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ جو شخص اپنے امیر کی اطاعت سے بالشت برابر بھی باہر ہوا تو اُس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ سترون بعدی اموراً تنکرونہا حدیث نمبر 7053)

پھر اُسید بن حُضیر سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فلاں شخص کو حاکم بنا دیا اور مجھ کو حکومت نہیں دی۔ آپ نے فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی گئی ہے۔ پس تم قیامت کے دن مجھ سے ملنے تک صبر کئے جاؤ۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ سترون بعدی امورا تنکرونہا حدیث نمبر 7057)

سلمہ بن یزید الجعفی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں مگر ہمارا حق ہمیں نہ دیں تو ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ اُس نے اپنا سوال پھر دہرایا۔ آپ نے پھر اعراض کیا۔ اُس نے دوسری یا تیسری دفعہ پھر اپنا سوال دہرایا۔ جس پر اشعث بن قیس نے اُنہیں پیچھے کھینچا (یعنی خاموش کروانے کی کوشش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سوال پسند نہیں آیا)۔ تب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے حالات میں اپنے حکمرانوں کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔ جو ذمہ داری اُن پر ڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ اُن سے ہوگا اور جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ تم سے ہوگا۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب فی طاعۃ الامراء وان منعوا الحقوق حدیث نمبر 4782)

جُنادہ بن اُمیہ نے کہا کہ ہم عُبادہ بن صامت کے پاس گئے۔ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا اللہ تمہارا بھلا کرے ہم سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ اللہ تم کو اُس کی وجہ سے فائدہ دے۔ اُنہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلا بھیجا۔ ہم نے آپ سے بیعت کی۔ آپ نے بیعت میں ہمیں ہر حال میں خواہ خوشی ہو یا ناخوشی، تنگی ہو یا آسانی ہو اور حق تلفی میں بھی یہ بیعت لی کہ بات سنیں گے اور مانیں گے۔ آپ نے یہ بھی اقرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اُس سے جھگڑا نہ کریں سوائے اس کے کہ تم اعلانیہ اُن کو کفر کرتے دیکھو جس کے خلاف تمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ حدیث نمبر 4771)

ان احادیث میں اُمراء اور حکام کی بے انصافیوں اور خلافِ شرع کاموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن پھر بھی آپؐ نے یہ فرمایا کہ ان کے خلاف بغاوت کرنے کا تمہیں حق نہیں ہے۔ حکومت کے خلاف مظاہرے، توڑ پھوڑ اور باغیانہ روش اختیار کرنے والوں کا طرزِ عمل خلافِ شریعت ہے۔

اس آخری حدیث کی مزید وضاحت کر دوں کہ اس حدیث کے آخری الفاظ میں جو عربی کے الفاظ ہیں کہ (۔) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ اقرار بھی لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اُس سے جھگڑا نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ تم اعلانیہ اُس کو کفر کرتے ہوئے دیکھو جس پر تمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل ہو.........

اس حدیث میں اصل الفاظ یہی ہیں کہ تم نے اطاعت کرنی ہے سوائے اس کے کہ ایسی بات کی جائے جو کفر کی بات ہو یا تمہیں کفر پر مجبور کیا جا رہا ہو۔ اس کے علاوہ ہر معاملے میں اطاعت ہونی چاہئے اور اُس صورت میں بھی بغاوت نہیں ہے بلکہ وہ بات نہیں ماننی۔ بہر حال یہ ان لوگوں کا نظریہ ہے، احمدیوں کا نہیں.........

ہمارے نظریہ کی تائید میں پرانے ائمہ میں سے بھی ایک کا حوالہ ہے جو میں پیش کرتا ہوں۔ اس حدیث کی شرح میں حضرت امام النووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں کہ "کفر بواح کا مطلب ظاہر کفر ہے، اور اس حدیث میں کفر سے مراد گناہ ہے"۔

پھر مزید فرماتے ہیں کہ "تم ارباب حکومت سے اُن کی حکومت کے اندر رہ کر جھگڑا نہ کرو اور نہ اُن پر اعتراض کرو۔ سوائے اس کے کہ تم اُن سے کوئی ایسی بُری بات دیکھو جو ثابت اور متحقق ہو، جس کا بُرا ہونا تم اسلام کے قواعد یعنی قرآن اور حدیث کی رُو سے جانتے ہو۔ اگر تم ایسا دیکھو تو اُن کی اس بات کا بُرا مناؤ اور تم جہاں بھی ہو حق بات کہو۔ لیکن ایسے حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنا، اُن کے ساتھ لڑائی کرنا، مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہے۔ خواہ وہ حکمران فاسق اور ظالم ہوں"۔ لکھتے ہیں کہ "اس حدیث کا معنی جو میں نے بیان کیا ہے، دیگر احادیثِ نبویہ اس کی تائید کرتی ہیں۔ اہلِ سنت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ فسق کے بناء پر حکمران کو معزول کرنا جائز نہیں.........علماء کہتے ہیں کہ فاسق اور ظالم حکمران کو معزول نہ کرنے اور اُس کے خلاف لڑائی نہ کرنے کا سبب یہ ہے کہ ایسی صورت میں مزید فتنے، خونریزی اور آپس میں فساد پیدا ہوگا۔ پس فاسق اور ظالم حکمران کا برسرِ اقتدار رہنا کم فساد پیدا کرے گا بہ نسبت اس کے جو اُسے معزول کرنے کی کوشش کے نتیجے میں پیدا ہوگا"۔

(المنہاج بشرح صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ صفحہ 1430 دار ابن حزم 2002)

اور یہ بات آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ سچ ثابت ہو رہی ہے۔ دونوں طرف سے لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ بندوقیں چل رہی ہیں۔ جانیں ضائع ہو رہی ہیں.........

پھر بخاری کی ایک حدیث ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حدود اللہ میں سستی کرنے والے اور حدود اللہ میں گر پڑنے والے افراد کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جنہوں نے کشتی کی بابت قرعہ ڈالا جس کے نتیجے میں بعض کشتی کے اوپر والے حصے پر قیام پذیر ہوئے اور بعض کشتی کے نچلے حصے میں۔ جب کشتی کے نچلے حصے والے لوگ اوپر والوں کے پاس سے پانی لے کر گزرتے تھے تو وہ اس سے تکلیف محسوس کرتے تھے۔ جس پر نچلے حصے والوں میں سے ایک نے کلہاڑا پکڑا اور کشتی کے پیندے میں سوراخ کرنے لگا جس سے اوپر کے حصے والے اس کے پاس آئے اور اُس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میرے اوپر جا کر پانی لانے سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور پانی کے بغیر میرا گزارا نہیں۔ پس اگر اوپر والے اِس کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ اُسے بھی ڈوبنے سے بچا لیں گے اور اپنے آپ کو بھی ڈوبنے سے بچا لیں گے۔ اگر وہ اسے چھوڑ دیں گے اور کشتی کے پیندے میں سوراخ کرنے دیں گے تو وہ اُسے بھی ہلاک کر دیں گے اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر دیں گے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الشہادات۔ باب القرعۃ فی المشکلات حدیث نمبر 2686)

اس حدیث سے بعض لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ عوام بدی کرنے والوں کو، بدی کے ارتکاب سے یا غلط کاموں سے زبردستی روک دیں جو درست نہیں ہے کیونکہ اس طرح باہم جھگڑا اور فساد پیدا ہو جائے گا۔ اگر اس سے مراد حکومت کے خلاف بغاوت لیں تو وہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ارشاد بات ہوتی ہے۔ حدیث یہ ہے۔ دوبارہ واضح کر دوں۔ اگر کشتی والے اُن کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ اسے ڈوبنے سے بچائیں گے اور اپنے آپ کو بھی ڈوبنے سے بچا لیں گے۔ اگر

چھوڑ دیں گے تو پیندے میں سوراخ ہوگا وہ آپ بھی ہلاک ہوگا، اُن کو بھی ہلاک کرے گا، اس سے ایک تو یہ لیا جاتا ہے کہ اگر کوئی فساد پیدا ہو رہا ہو، اگر نقصان پہنچ رہا ہو تو اس کا قلع قمع کرنے کے لئے زبردستی روک دینا جائز ہے لیکن یہ باقی احادیث سے خلاف ہے۔ حکومتوں کے معاملے میں یہ چیز نہیں ہے۔ اس کی تائید میں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث پیش کی جاتی ہے اور اُس کے حوالے سے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سختی کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کوئی بات فرما ہی نہیں سکتے جو قرآن کی تعلیم کے خلاف ہو۔ یقیناً اس کے سمجھنے میں بھی لوگوں کو غلطی لگی ہے۔

روایت یہ ہے۔ ''ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ تم میں سے جو کوئی ناپسندیدہ کام دیکھے وہ اُسے اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر اسے طاقت نہ ہو تو پھر اپنی زبان سے اور یہ طاقت بھی نہ ہو تو پھر اپنے دل سے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب بیان کون النھی عن المنکرمن الایمان حدیث نمبر 177)

(اس حدیث کی شرح میں) امام ملاّ علی قاری لکھتے ہیں، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ہمارے بعض علماء کہتے ہیں کہ ناپسندیدہ کام کو ہاتھ سے تبدیل کرنے کا حکم حکمرانوں کے لئے ہے۔ زبان سے تبدیل کرنے کا حکم علماء کے لئے ہے اور دل سے ناپسندیدہ بات کو ناپسند کرنے کا حکم عوامِ مؤمنین کے لئے ہے۔

(مرقاۃ۔ شرح مشکاۃ۔ جز 9۔ کتاب الاداب باب الامر بالمعروف الفصل الاول حدیث نمبر 5137 صفحہ نمبر 324 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001)

پس یہ اس حدیث کی بڑی عمدہ وضاحت ہے کہ تین باتیں تو ہیں لیکن تین باتیں تین مختلف طبقوں کے لئے اور صاحبِ اختیار کے لئے ہیں۔ وہاں بھی اگر کشتی میں روکنے کی بات ہے تو اس کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے صاحبِ اختیار کو ہی روکنے کا حکم ہے۔ اگر ہر کوئی اس طرح روکنے لگ جائے گا تو پورا ایک فساد پیدا ہو جائے گا۔ اور فساد اور بدامنی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ..........سورۃ بقرۃ کی آیت 206 ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اگر یہ مراد لی جائے کہ عوام حکمران کی کسی بات کو ناپسند کریں تو وہ حکومت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں اور توڑ پھوڑ اور فتنہ وفساد اور قتل وغارت اور بغاوت شروع کر دیں تو یہ مفہوم بھی شریعت کی ہدایت کے مخالف ہے۔ اس بارہ میں قرآن کریم کا جو حکم ہے، فیصلہ ہے وہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں کہ (۔) (النحل: 91)۔

انبیاء کا حکومت وقت کی اطاعت کے بارے میں کیا نمونہ رہا ہے؟ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں آئے۔

(کنزالعمال کتاب الفضائل باب الثانی فی فضائل سائر الانبیاء ......الفصل الثانی الاکمال جلد 6 صفحہ 219 حدیث 32274 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004)

قرآنِ کریم نے دو درجن کے قریب انبیاء، بیس پچیس انبیاء کے حالات بیان فرمائے ہیں مگر کسی نبی کی بابت یہ ذکر نہیں فرمایا کہ اُس نے دنیاوی معاملات میں اپنے علاقے کے حاکم وقت کی نافرمانی یا بغاوت کی ہے۔ یا اُس کے خلاف اپنے متبعین کے ساتھ مل کر مظاہرے کئے ہوں یا کوئی توڑ پھوڑ کی ہو۔ دینی امور کے بارے میں تمام انبیاء نے اپنے اپنے علاقوں کے حکمرانوں کے غلط عقائد کی کھل کر تردید کی اور سچے عقائد کی پُرزور تبلیغ کی۔ حضرت یوسفؑ کی مثال لیتا ہوں جو عموماً بیان کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیان کی ہے، حضرت مسیح موعود نے بھی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی۔............

پھر قرآنِ کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ......(سورۃ النساء آیت:60)

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یعنی اللہ اور رسول اور اپنے بادشاہ کی تابعداری کرو''۔ یہ شہادۃ القرآن میں فرمایا۔

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 332)

پھر ایک دفعہ فرمایا کہ: ''یعنی اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو''۔ بادشاہوں کی اطاعت اختیار کرو۔

(الحکم 10 فروری 1901ء جلد5 نمبر5 صفحہ 1)

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں: ''اے (۔) اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقع ہو تو اس امر کو فیصلے کے لئے اللہ اور رسول کے حوالے کرو۔ اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور احسن تاویل ہے''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن۔ جلد3۔ صفحہ 596)

فرمایا کہ: ''یعنی اگر تم کسی بات میں تنازع کرو تو اس امر کا فیصلہ اللہ اور رسول کی طرف ردّ کرو اور صرف اللہ اور رسول کو حَکم بناؤ، نہ کسی اور کو''۔

(الحق مباحثہ دہلی۔ روحانی خزائن جلد4۔ صفحہ 184)

اور اللہ اور رسول کا فیصلہ جیسا کہ پہلے میں بیان کر آیا ہوں یہی ہے کہ عام دنیاوی حالات میں ایک مومن پہ جو بھی حالات گزر جائیں تو بغاوت نہ کرو۔ اگر کفر کو دیکھو یا کفر کا حکم سنو تو اطاعت اُس حد تک واجب ہے جہاں تک اس کے علاوہ باتیں ہیں۔ ان باتوں میں اطاعت نہیں ہے۔ لیکن بغاوت کی تب بھی اجازت نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف میں حکم ہے.......... یہاں اُوْلِی الْاَمْر کی اطاعت کا حکم صاف طور پر موجود ہے۔ اور اگر کوئی شخص کہے کہ مِنْکُم میں گورنمنٹ داخل نہیں تو یہ اُس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو حکم شریعت کے مطابق دیتی ہے وہ اُسے مِنْکُم میں داخل کرتا ہے۔ مثلاً جو شخص ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃ النص کے طور پر قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کے حکم مان لینے چاہئیں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 171 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ''اگر حاکم ظالم ہو تو اُس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو، خدا اُس کو بدل دے گا یا اُسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے، مؤمن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔

(الحکم 24 مئی 1901ء۔ نمبر 19 جلد5 صفحہ 9 کالم نمبر2)

یہ نیکی کے نمونے ہیں جو احمدیوں کو بھی قائم کرنے چاہئیں بلکہ احمدیوں کو ہی قائم کرنے چاہئیں۔..........

اس کی مزید وضاحت کہ حکمرانوں سے اختلاف کی صورت میں کیا کیا جائے؟ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ کیا حکمران صرف (۔) ہیں جن کی اطاعت کرنی ہے۔ یا یہ جو حکم ہے یہ دونوں کے لئے آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟ آپ نے پہلے خلفاء کی بابت فرمایا کہ ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بناؤ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو۔ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے، وہ لوگوں میں بہت بڑا اختلاف دیکھیں گے۔ پس ایسے وقت میں میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ تم میری سنت اور میرے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کرنا۔ تَمَسَّکُوْا بِھَا۔ تم اُس سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے، اسی طرح اس سنت سے چمٹے رہنا اور کبھی اس راستے کو نہ چھوڑنا جو میرا ہے یا میرے خلفاء راشدین کا ہوگا''۔ مسند احمد بن حنبل کی یہ حدیث ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند العرباض بن ساریہ جلد نمبر5 صفحہ 842۔ حدیث نمبر 17275 عالم الکتب بیروت 1998)

اور دنیاوی حُکام کی بابت کیا تعلیم ہے؟ یہ بخاری میں ہی ہے۔ فرمایا کہ ''تم میرے بعد ایسے حالات دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ بے انصافی ہوگی''۔ (اس کا پہلے بھی ذکر آ چکا ہے۔ جو

دنیاوی حکام ہیں یہ اُن کے لئے ہے۔)''تمہارے حقوق دبائے جائیں گے اور دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی اور ایسے امور دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ایسے حالات میں آپ ہمیں حکم کیا دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اُن کا یعنی ایسے حکمرانوں کا حق اُنہیں دینا اور اپنا حق اللہ سے مانگنا''۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الفتن۔ باب قول النبیﷺ ستر ون بعدی اموراً تنکرونہا حدیث نمبر 7052)

مسلم میں بھی اس سے ملتی جلتی ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خواہ حکمران بہت ظالم اور غاصب ہو، اُس کی اطاعت کرنی ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ باب فی طاعۃ الامراء وان منعوا الحقوق حدیث نمبر 4782)

پس ظالم حکمران کی بھی اطاعت کا حق ادا کیا جائے۔ اُس کے خلاف بغاوت نہ کی جائے اور اُس کی اطاعت سے انکار نہ کیا جائے۔ بلکہ اُس کی تکلیف اور شر کے دور کرنے اور اُس کی اصلاح ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور تضرّع کے ساتھ دعا کی جائے۔

ایک احمدی کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے کن شرائط پر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے؟ شرط دوم مثلاً یہ ہے کہ ''جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے''۔

اور چوتھی شرط یہ ہے کہ ''یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''وَالْفِتْنَةُ .... (البقرۃ: 218)۔ اور بغاوت کو پھیلانا یعنی امن کا خلل انداز ہونا قتل سے بڑھ کر ہے''۔

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن۔ جلد 6 صفحہ 255)

فرمایا کہ ''اُولِی الْاَمْر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اُس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے''۔

(ضرورت الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 493)

پھر فرمایا کہ ''خدانخواستہ اگر کسی ایسی جگہ طاعون پھیلے جہاں تم میں سے کوئی ہو تو میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے قوانین کی سب سے پہلے اطاعت کرنے والے تم ہو۔ اکثر مقامات میں سنا گیا ہے کہ پولیس والوں سے مقابلہ ہوا۔ میرے نزدیک گورنمنٹ کے قوانین کے خلاف کرنا بغاوت ہے جو خطرناک جرم ہے۔ ہاں گورنمنٹ کا بیشک یہ فرض ہے کہ وہ ایسے افسر مقرر کرے جو خوش اخلاق، متدیّن اور ملک کے رسم و رواج اور مذہبی پابندیوں سے آگاہ ہوں۔ غرض تم خود ان قوانین پر عمل کرو اور اپنے دوستوں اور ہمسایوں کو ان قوانین کے فوائد سے آگاہ کرو۔

(ملفوظات۔ جلد اول۔ صفحہ 134۔ جدید ایڈیشن)

پھر ایک دفعہ کالج میں، یونیورسٹی میں ایک ہڑتال ہوئی۔ اُس کے بارہ میں فرمایا کہ ''مفسد طلباء کے ساتھ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے۔ لہٰذا وہ اس دن سے اس بغاوت میں شریک ہے۔'' (یعنی جو بھی اپنے ایک عزیز کے بارے میں فرمایا)۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جب طلباء نے لاہور میں اپنے پروفیسروں کی مخالفت میں سٹرائیک کیا تھا تو جو لڑکے اس جماعت میں شامل تھے اُن کو میں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت میں شامل نہ ہوں اور اپنے استادوں سے معافی مانگ کر فوراً کالج میں داخل ہو جاویں۔ چنانچہ انہوں نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج میں داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے۔

(ملفوظات۔ جلد پنجم۔ صفحہ 172-173۔ جدید ایڈیشن)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اس بارہ میں کیا وضاحت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''ہر ایک (۔) کے لئے اطاعت اللہ و اطاعت الرسول و اطاعت اولی الامر ضروری ہے۔ اگر اولی الامر صریح مخالفت فرمانِ الٰہی اور فرمانِ نبوی کی کرے تو بقدر برداشت (۔) اپنی شخصی و ذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ مانے یا اُس کا ملک چھوڑ دے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ .... صاف نص ہے۔ اولی الامر میں حکّام و سلطان اول ہیں اور علماء و حکماء دوم درجے پر ہیں''۔

(البدر نمبر 8۔ جلد 9۔16/ دسمبر 1909ء۔ صفحہ 4 کالم 2)

اب بعض لوگ یہ بھی سوال اُٹھا دیتے ہیں کہ کشمیریوں کے حق میں حضرت مصلح موعود نے ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جو جلسہ اور جلوس کیا تھا اور اُس کی اجازت دی تھی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ جو طریق تھا یہ بھی وہی طریق ہے جو آج کل حکومت کے خلاف بغاوت ہے اور اس لئے جائز ہے۔ حالانکہ یہ ایک باہر کی آواز تھی۔ جلوس اور جلسے اُن کے حقوق دلوانے کے لئے تھے۔ کوئی لڑائی نہیں تھی۔ کوئی توڑ پھوڑ نہیں تھی۔ حکومت کو توجہ دلائی گئی تھی کہ کشمیریوں کے جو حقوق غصب کئے جا رہے ہیں وہ دیئے جائیں۔ اُن کی جائیدادیں اُن کے نام برائے نام ہیں، اور ساری جائیداد کی آمد ہے وہ راجہ کے پاس چلی جاتی ہے تو اُن حقوق کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ اُن کے حقوق اُن کو دلوائے جائیں۔ بہرحال حضرت مصلح موعود سے 1929ء میں 29 نومبر کی ہڑتال کے متعلق دریافت کیا گیا کہ احمدیوں کا اِس کے متعلق کیا رویہ ہونا چاہئے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ''ہڑتال میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں، جلسے اور جلوس وغیرہ میں شامل ہو جانا چاہئے''۔ حقوق کے لئے جہاں تک جلسے جلوس کا تعلق ہے ٹھیک ہے کیونکہ اس کی حکومت نے ایک حد تک اجازت دی ہوئی ہے۔ لیکن ہڑتال اور دکانیں بند اور توڑ پھوڑ، یہ چیزیں جائز نہیں۔

پھر ''ایک صاحب نے کہا کہ شہروں میں احمدیوں کی دکانیں چونکہ بہت کم ہوتی ہیں اس لئے اگر وہ کھلی رہیں تو حملہ کا خطرہ ہوتا ہے اور لوگ ڈنڈے سے بند کرواتے ہیں''۔ اس پر فرمایا کہ ''اگر ڈنڈے سے کوئی بند کرائے تو کر دی جائے اور پولیس میں جا کر اطلاع دے دی جائے کہ ہم دکان کھولنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں فلاں آدمی نہیں کھولنے دیتے۔ اگر پولیس حفاظت کا ذمہ لے تو کھول دی جائے ورنہ نہ سہی''۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ کیا ہڑتال قانوناً ممنوع ہے؟ تو جواب میں آپ نے فرمایا کہ ''قانون کا سوال نہیں۔ یہ یوں بھی ایک فضول چیز ہے جس سے گاہک اور دکاندار دونوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اب 29 تاریخ کو جو مسلمان باہر سے لاہور یا اپنے قریبی شہروں میں سودا وغیرہ خریدنے جائیں گے وہ مجبوراً ہندوؤں کی دکانوں سے سودا خریدیں گے (کیونکہ مسلمانوں نے ہڑتال کی ہوئی ہے) جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا''۔

(ماخوذ از اخبار الفضل قادیان مؤرخہ 10/ دسمبر 1929ء نمبر 47 جلد 17 صفحہ 6 کالم 1)

پھر آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ قانون شکنی کی تلقین کرنے والوں سے ہم کبھی تعاون نہیں کر سکتے۔ ''بعض جماعتیں ایسی ہیں جو بغاوت کی تعلیم دیتی ہیں۔ بعض قتل و غارت کی تلقین کرتی ہیں۔ بعض قانون کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ ان معاملات میں کسی جماعت سے ہمارا تعاون نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ہماری مذہبی تعلیم کے خلاف امور ہیں۔ اور مذہب کی پابندی اتنی ضروری ہے کہ چاہے ساری گورنمنٹ ہماری دشمن ہو جائے اور جہاں کسی احمدی کو دیکھے اُسے صلیب پر لٹکانا شروع کر دے پھر بھی ہمارا یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا کہ قانونِ شریعت اور قانونِ ملک کبھی توڑا نہ جائے۔ اگر اس وجہ سے ہمیں شدید ترین تکلیفیں بھی دی جائیں تب بھی یہ جائز نہیں کہ ہم اس کے خلاف چلیں''۔

(الفضل 6/ اگست 1935ء جلد 23 نمبر 31 صفحہ 10 کالم 3)

پس ہڑتالوں کے بارہ میں بڑے واضح طور پر یہ سارے احکامات سامنے آ گئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی حدیث کی وضاحت میں سورۃ بقرۃ کی آیت 206 کا ایک حصہ سنایا تھا

کہ .... اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ جب زبردستیاں شروع ہوتی ہیں تو فساد پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت بدقسمتی سے اس فساد کی حالت میں سب سے زیادہ (۔) ممالک اس کی لپیٹ میں ہیں۔ یہ مکمل آیت جو ہے یوں ہے کہ .... (البقرۃ:206) اور جب وہ صاحبِ اختیار ہو جائے تو زمین میں دوڑا پھرتا ہے تاکہ اس میں فساد کرے اور فصل اور نسل کو ہلاک کرے جبکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

تو جب ظالم حکمران ہو جاتے ہیں تو وہ دوسروں کی جو مخالفین ہیں اُن کی جائیدادوں کو، اُن کی فصلوں کو، اُن کی نسلوں کو بے دریغ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب یہ پوری آیت جو ہے یہ حکمرانوں کو تنبیہ کر رہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک عمومی فرمان بھی ہے کہ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ۔ اس لئے بغاوت کرنے والوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

پس جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ قرآنِ کریم صرف عوام الناس کو یہ حکم نہیں دیتا بلکہ حکمرانوں کو بھی یہی کہتا ہے کہ اپنے اقتدار پر تکبر کر کے ملک میں فساد پیدا نہ کرو۔ عوام کے حقوق تلف نہ کرو۔ امیر اور غریب کے فرق کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ عوام میں بے چینی پیدا ہو جائے اور اس کے نتیجے میں پھر بغاوت کے حالات پیدا ہوں اور اس طرح تم اپنے اس عمل کی وجہ سے بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ۔

اب دیکھیں جو حالات سامنے آ رہے ہیں، بلا استثناء ہر جگہ یہی آواز اُٹھ رہی ہے کہ قومی دولت لوٹی گئی ہے اور عوام کو اُن کے حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔ کس قدر بدقسمتی ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر نصیحت کی اور تنبیہ فرمائی تھی، اُنہی میں سے سب سے آگے یہ لوگ ہیں جو آج کل (۔) ملکوں کے حکمران ہیں، جو اس قسم کی غلط حرکتیں کر رہے ہیں۔ عوام کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکمرانوں کی ہے، اُن کی اقتصادیات کی بہتری کی ذمہ داری حکمرانوں کی ہے۔ اُن کی صحت کی ذمہ داری حکمرانوں کی ہے اور اس طرح دوسرے بہت سارے حقوق ہیں۔ غرضیکہ یہ سب حکومتوں کے کام ہیں۔ اُن کو یہ ادا کرنے چاہئیں۔ ان کو سرانجام نہ دے کر یہ لوگ فساد پیدا کر رہے ہیں اور فساد اللہ تعالیٰ کی نظر میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انتہائی ناپسندیدہ ہے۔

پس ہمارے حکمرانوں کو اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی قدر کرتے ہوئے اُن اصولوں اور اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کی مثالیں ہم دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے جب حکومت کی تھی تو کس طرح انصاف قائم فرمایا تھا کہ عیسائی، عیسائیوں کی حکومت دوبارہ قائم ہونے پر رو رو کر یہ دعا کرتے تھے کہ مسلمان دوبارہ ہمارے حکمران بن جائیں۔ اور یہاں یہ حال ہے کہ (۔) رعایا (۔) حکمرانوں کے خلاف کھڑی ہے کہ انصاف قائم نہیں ہو رہا۔ پس اُس تقویٰ کی تلاش کی ضرورت ہے جو آج (۔) میں مفقود ہے، ختم ہو چکا ہے۔ حکمران ہیں یا عوام ہیں دونوں اگر اس اَصل کو پکڑیں گے تو کامیاب ہوں گے۔ بہرحال احمدیوں کے لئے یہ واضح ہدایت ہے کہ اپنے آپ کو اس فساد سے بچانا ہے۔ دعائیں کریں۔ اگر دل سے نکلی ہوئی دعائیں ہوں گی تو ایک وقت میں جب اللہ تعالیٰ چاہے گا قبولیت کا درجہ پائیں گی اور ان ظالموں سے اگر ظالم حکمران ہیں تو نجات ملے گی جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

آگے بھی جو تبدیلیوں کے بعد حالات نظر آ رہے ہیں وہ شاید عارضی امن کے تو ہوں لیکن مستقل امن کے نہیں ہیں۔ اس طرح جو تبدیلیاں ہوتی ہیں، جو ظلم کر کے اقتداروں پر قبضہ کیا جاتا ہے یا انقلاب لائے جاتے ہیں تو اُن میں بھی ایک مدت کے بعد پھر ظالم حکمران پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک ظالم کے جانے کے بعد دوسرے ظالم آ جاتے ہیں۔ اس لئے یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی ظالم حکمران کبھی مسلّط نہ کرے۔ اللہ کرے کہ عامّۃ (۔) بھی اور حکمران بھی اپنے اپنے فرائض اور حقوق کو پہچانیں اور پھر اُن کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور (۔) کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔

اس وقت جمعہ کی نماز کے بعد میں (چند) جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت انجمن احمدیہ ربوہ کا ہے۔ دو دن پہلے اچانک بلڈ پریشر ہائی ہوا اور ہسپتال میں داخل تھیں کہ برین ہیمبرج ہو گیا اور وہیں 25 مارچ کو اُن کی وفات ہو گئی۔ (۔) اُن کی عمر 72 سال تھی۔ محترم شیخ محبوب الٰہی صاحب ساکن سری نگر کی بیٹی تھیں جو ایک برہمن تھے اور ہندو مذہب ترک کر کے خود احمدی ہوئے تھے۔ اُن کا پہلا نام رادھا کرشن تھا۔ حضرت مصلح موعود نے شیخ صاحب کو قادیان بلا کر دینی تعلیم دلوائی، اور پھر انہوں نے خدمت دین کی۔ مرحومہ کی والدہ محترمہ خواجہ عبدالعزیز ڈار صاحب ابن حضرت حاجی عمر ڈار صاحب (۔) حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ اچھے آسودہ حال گھرانے سے تھیں لیکن واقفِ زندگی سے شادی ہوئی ہے تو اپنے وقف کو خوب نبھایا ہے اور ہر حالت میں خوشی سے گزارہ کیا ہے۔ ملنسار اور غریب پرور تھیں۔ ایک چھ سات سال کی بچی کو لے کر پالا۔ تربیت کی، پرورش کی، اُسے تعلیم دلوائی اور اپنے خرچ پر اُس کی شادی کی۔ ہمارے جو احمد تگی صاحب ہیں Humanity First کے چیئرمین، یہ ان کی والدہ تھیں۔

دوسرا جنازہ محمد سعید اشرف صاحب ابن چوہدری محمد شریف صاحب لاہور کا ہے۔ یہ ایک سڑک عبور کرتے ہوئے 27 مارچ کو ایک ایکسیڈنٹ کا شکار ہو گئے۔ تین موٹر سائیکل سواروں نے آپ کو ٹکر ماری۔ آپ اور آپ کی اہلیہ دونوں جا رہے تھے۔ اہلیہ کو تو چوٹیں لگیں۔ یہ وہیں سائیڈ پر گر گئے اور موٹر سائیکل ان کے اوپر سے گزر گیا۔ بہرحال سہارے سے اٹھے اور رکشہ کو رکوایا۔ ہسپتال جا رہے تھے لیکن جب وہاں ہسپتال جا کے مرہم پٹی کی ہے تو ابھی دس منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ سانس رکنے لگا اور وہیں وفات ہو گئی۔

آپ کے نانا حضرت فضل دین صاحب اور نانی حسن بی بی صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے۔ اور جماعت سے وفا اور خلافت سے انتہائی وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ جماعتی کاموں میں حصہ لینے والے تھے۔ ان کے ایک بیٹے محمد احسن سعید صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ جامعہ احمدیہ جرمنی میں بطور استاد کام کر رہے ہیں۔ یہ جانے لگے تھے تو اُن کی والدہ نے کہا کہ وقف کا تقاضا یہی ہے کہ تم یہاں نہ آؤ اور اپنے فرائض انجام دو تو دوسرا جنازہ ان کا ہے جو ادا ہوگا۔

تیسرا جنازہ نعیمہ بیگم صاحبہ کا ہے۔ اوہائیو امریکہ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے معالج خاص تھے اُن کی بیٹی تھیں اور خلافت ثانیہ سے لے کر اب تک خلافت سے ان کا بڑا تعلق تھا اور ذاتی تعلق تھا اور بڑا اخلاص و وفا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کہنے پر انہوں نے ایم اے ہسٹری کیا ہے۔ جامعہ نصرت میں کچھ عرصہ پڑھایا۔ پھر آج کل اپنے بیٹے کے پاس امریکہ میں مقیم تھیں۔ وہاں بھی یہ لجنہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے۔

اگلا ایک اور جنازہ نعیم احمد وسیم صاحب کا ہے جو 6 مارچ کو امریکہ میں وفات پا گئے۔

یہ حضرت حاجی محمد دین صاحب تہالوی (۔) حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے جو قادیان میں ''دعاؤں کی مشین'' کے نام سے معروف تھے۔ نہایت مخلص، متوکل اور فدائی خادمِ سلسلہ تھے اور سب جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت مرزا ناصر احمد خلافت سے پہلے جب خلافت ثانیہ میں حفاظت مرکز کی نگرانی کا کام ان کے سپرد تھا تو اس وقت یہ اُن کے ساتھ بھی کام کرتے رہے ہیں۔ ربوہ کی سنگِ بنیاد کی تقریب میں بھی یہ شامل ہوئے تھے۔ اُس کے بعد یہ امریکہ چلے گئے۔ وہاں امریکہ میں بھی انصار اللہ کے قائد مال کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ چند مہینے پہلے ان کو دل کا حملہ ہوا تھا اور کافی حالت خراب ہو گئی تھی۔ اُس وقت بھی (۔) کے لئے انصار اللہ کی کوشش تھی اور چندہ اکٹھا کر رہے تھے تو ہوش میں آتے ہی جو پہلا سوال کیا وہ یہی تھا کہ (۔) کے چندے کا حساب کتاب ٹھیک کر لیا گیا ہے کہ نہیں؟ یا فلاں فلاں بل کی ادائیگی ہونی تھی وہ کر دی ہے کہ نہیں کر دی۔

اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین کے درجات بلند فرمائے، اور ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں جاری رکھے۔ نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ ہوگی۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 مئی 2011ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب

مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب آف مانچسٹر مورخہ 29/اپریل 2011ء کو وفات پا گئے۔آپ نے 16 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی ۔فرقان فورس میں بھی شامل رہے۔ مانچسٹر جماعت کے صدر اور ریجنل زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم جماعت سے محبت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔آپ کے ایک بیٹے مکرم عامر بھٹی صاحب ملٹن کینز میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم شرافت احمد خان صاحب

مکرم شرافت احمد خان صاحب مربی سلسلہ سورو ۔اڑیسہ انڈیا اپنے آبائی وطن کیرنگ گئے ہوئے تھے کہ 27/اپریل 2011ء کو اچانک سینے میں درد کی تکلیف سے وفات پا گئے۔آپ 1979ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ ہو کر اڑیسہ، یوپی اور نیپال کے علاقوں میں بطور مربی متعین رہے۔تہجد گزار، منکسر المزاج ، اطاعت گزار اور دعا گو انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

مکرم مجید احمد خان صاحب

مکرم مجید احمد خان صاحب مورخہ 15/ اپریل 2011ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ حضرت حکیم عبدالعزیز خان صاحب ایمن آبادی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے، مکرم منشی محمد صادق صاحب (مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے) کے بیٹے اور مکرم محمد شفیق قیصر صاحب ایم اے کے چھوٹے بھائی تھے۔آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 1/9 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور ایک لمبا عرصہ محلّہ دارالبرکات ربوہ کے سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ہر ایک سے محبت کا تعلق رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے بیٹے مکرم محمد موسیٰ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم صوبیدار میجر (ر) عبدالحمید صاحب

مکرم صوبیدار میجر (ر) عبدالحمید صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ 25 مارچ 2011ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین میں شامل تھے۔آرمی میں سروس کے دوران جہاں بھی جاتے وہاں فوری طور پر جماعت سے رابطہ کر کے نظام میں شامل ہوتے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت احمدیہ چونیاں ضلع قصور کے 14 سال صدر رہے۔ربوہ شفٹ ہونے پر دارالیمن شرقی میں 15 سال سے سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔باوجود کمزوری اور بیماری کے اس سال کا بجٹ خود تیار کر کے بھجوایا۔مرحوم موصی تھے آپ کے ایک بیٹے مکرم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور باقی بچے بھی اپنی اپنی جگہوں پر کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ

مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رمضان خادم صاحب مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 13/اپریل 2011ء کو 100 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔مرحومہ موصیہ تھیں۔سلسلہ کا درد رکھنے والی دعا گو، نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

مکرمہ امۃ الشافی قریشی صاحبہ

مکرمہ امۃ الشافی قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر سراج الحق صاحب قریشی نائب ناظر دفتر جلسہ سالانہ ربوہ مورخہ 25/اپریل 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔آپ حضرت مولوی محمد عثمان صاحب کی نواسی اور حضرت میاں قطب الدین صاحب کی پوتی تھیں۔ بہت مہمان نواز، ملنسار اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔آپ نے اپنے محلّہ دارالصدر جنوبی گولبازار ربوہ میں صدر لجنہ کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم قمرالحق صاحب قریشی مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

درخواست دعا

مکرم مصباح الدین محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ بشریٰ زبیں صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد انوار صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی کا کچھ عرصہ قبل گر جانے کی وجہ سے ٹانگ میں فریکچر ہو گیا تھا۔آپریشن کے بعد ہڈی جوڑ دی گئی ہے نیز بعض دیگر عوارض کی وجہ سے کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وتندرستی عطا فرمائے اور بعد از آپریشن ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔آمین

عبدالرؤف عروج

عبدالرؤف عروج اردو کے ایک معروف شاعر، محقق اور صحافی تھے۔وہ 5 جنوری 1932ء کو غیر منقسم ہندوستان کے شہر اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ 1947ء میں انہوں نے حیدرآباد دکن سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور پھر سقوط حیدرآباد کے بعد پاکستان آ گئے۔

پاکستان آنے کے بعد عروج صاحب نے کچھ عرصہ لاہور میں قیام کیا۔ جہاں انہوں نے روزنامہ امروز سے اپنی صحافتی زندگی کا آغاز کیا۔پھر کچھ عرصہ بعد وہ کراچی چلے آئے اور اس شہر کو اپنا وطن بنالیا۔جناب عبدالرؤف عروج نے کراچی میں متعدد اخبارات و جرائد سے اپنا قلمی ناتا جوڑا۔ جن میں ماہنامہ نیاراہی، ماہنامہ مشرق، روزنامہ انجام اور روزنامہ مشرق کے نام سرفہرست تھے۔1968ء میں وہ روزنامہ حریت سے منسلک ہوئے۔اس روزنامے سے ان کا تعلق ان کی وفات تک جاری رہا۔

ماہنامہ نیاراہی کی ملازمت کے زمانے میں انہوں نے اس روزنامہ کا ''مرثیہ نمبر'' مرتب کیا۔ یہ مرثیہ نمبر بعدازاں ''اردو مرثیہ کے پانچ سو سال'' کے نام سے کتاب کی شکل میں شائع ہوا۔

عبدالرؤف عروج کی دیگر کتابوں میں بزم غالب، فارسی گو شعرائے اردو، رجال اقبال، اقبال اور بزم اقبال حیدرآباد دکن اور خسرو اور عہد خسرو خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

عبدالرؤف عروج ایک خوش گو شاعر بھی تھے۔ان کی شاعری کا مجموعہ چراغ آفریدم کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ ان کے مراثی کا مجموعہ ''لہولہو اجالا'' زیر طبع ہے۔

عبدالرؤف عروج صاحب نے ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن کے لئے بھی متعدد پروگرام تحریر کئے۔ انہوں نے ریڈیو پاکستان پر ''غنائیے'' کی صنف کو متعارف کروایا۔ پاکستان ٹیلی ویژن کے متعدد معلوماتی پروگراموں کی تحریر و مشاورت میں بھی شامل رہے۔جن میں آج کا دن، سات دن، چہرے، یادش بخیر اور ٹی وی انسائیکلوپیڈیا شامل تھے۔

عبدالرؤف عروج کی متعدد کتابیں اور مسودے طباعت کے انتظار میں ہیں جن میں شاعری اور سماجی ترکہ، خاندان انیس کے مرثیہ نگار، اقبال کے غیر مدون خطوط اور رجال اقبال کا حصہ ثانی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔عبدالرؤف عروج نے 17 مئی 1990ء کو کراچی میں وفات پائی۔ان کا ایک مشہور شعر ہے۔

کہاں یہ لغزش بے نام لا کے چھوڑ گئی
یہاں سے آگے کوئی اور راستہ بھی نہیں

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ وپوٹینسی — گلاس شواے 10ML — پلاسٹک شواے 25ML
30/200/1000 — Rs 20/= — Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات
کے علاوہ جرمن شواے سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زوداثر دوا ہے۔
دوماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

سعودی قونصلیٹ کی گاڑی پر فائرنگ

کراچی میں نامعلوم افراد نے سعودی قونصلیٹ کی گاڑی پر فائرنگ کی جس سے ایک شخص جاں بحق ہو گیا۔ ذرائع کے مطابق درخشاں تھانے کی حدود ڈیفنس خیابان شہباز میں سعودی قونصلیٹ کی گاڑی پر فائرنگ کی گئی۔ فائرنگ کے نتیجے میں جاں بحق ہونے والا سعودی سفارتکار حسن القحطانی ہے۔

پاک امریکہ تعلقات نازک موڑ پر پہنچ گئے

امریکی سینٹ کی خارجہ امور کمیٹی کے چیئرمین جان کیری اسلام آباد پہنچ گئے ہیں، کابل میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سینیٹر جان کیری نے کہا کہ پاک امریکہ تعلقات نازک موڑ پر پہنچ چکے ہیں۔ کچھ ایسے شواہد ملے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستانی حکام طالبان کے ٹھکانوں کے بارے میں جانتے تھے اور یہ بات امریکہ کیلئے پریشان کن ہے۔ کانگرس میں سوال اٹھائے جارہے ہیں کہ کیا پاک امریکہ اہداف ایک ہیں، چند ارکان کانگرس کی طرف سے پاکستان کی امداد رکوانے کی تجویز ہے۔ انہیں پاکستان کے اتحادی کا کردار صحیح ادا نہ کرنے پر تشویش ہے۔

بند کمرہ اجلاس، بعض حساس معلومات فراہم نہیں کی گئیں

ایبٹ آباد میں امریکی سیکیورٹی فورسز کے آپریشن اور اسامہ کی موجودگی کے حوالے سے پارلیمنٹ کے بندہ کمرہ اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں عسکری حکام نے یہ کہہ کر جواب دینے سے معذرت کر لی کہ انتہائی حساس معلومات یہاں فراہم نہیں کی جاسکتیں۔ اسی طرح بند کمرہ اجلاس میں بھی بعض حساس معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

پنجاب میں سیاسی عدم استحکام پیدا نہیں ہونا چاہئے

وزیراعظم گیلانی نے گورنر پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ موجودہ ملکی صورتحال کے پیش نظر پنجاب میں سیاسی عدم استحکام پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ عدم استحکام ہماری پالیسی نہیں، حکومت عوام اور سیاسی جماعتوں کے مینڈیٹ کا احترام کرتی ہے اور جمہوری اداروں کو مستحکم کرنا چاہتی ہے اہم قومی امور پر مفاہمتی عمل جاری رکھا جائیگا۔

آسٹریلیا نے پاکستان کو ہرا کر اذلان شاہ ہاکی ٹورنامنٹ جیت لیا

اذلان شاہ ہاکی ٹورنامنٹ میں آسٹریلیا نے پاکستان کو ایک گول سے شکست دے کر ٹورنامنٹ جیت لیا۔ مقررہ وقت میں آسٹریلیا اور پاکستان کے درمیان میچ دو دو گول سے برابر رہا۔ میچ کا فیصلہ اضافی وقت میں ہوا۔ مجموعی طور پر پاکستانی ٹیم کی ٹورنامنٹ میں اچھی کارکردگی رہی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 17 مئی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:01

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان 3/17 برقبہ دس مرلے دارالرحمت وسطی قابل فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔
0331-7793120

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کاری، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن، افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ نیگور پارک نکسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130 Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی-/120 روپے بڑی-/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

جینز، بوائز، شلوار قمیص، جیکٹس، بوائز ویسکوٹ، لیڈیز گرلز، کے خوبصورت ملبوسات
رینبو فیشن
عبداللہ خان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6214377

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلرڈ اپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم، AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
0476213944
03156705199
یادگار چوک ربوہ

اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH SpeedRemit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پیچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

FD-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، ہیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458